روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
بدھ 9 جولائی 2014ء 10 رمضان 1435 ہجری 9 وفا 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 156

مسافر کو رخصت

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز معاف کر دی ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ سے رخصت دی ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الصوم باب الرخصة فی الافطار حدیث نمبر:649)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”رمضان کے مہینہ کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے اور درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے۔“ (صحیح ابن خزیمة کتاب الصیام باب فضل شهر رمضان)

رحمت حاصل کرنے کے پہلے دس دن بھی گزر گئے اور دوسرا عشرہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مغفرت کا عشرہ قرار دیا ہے۔ **اللہ تعالیٰ اس میں اپنی طرف بڑھنے والوں کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹتا ہے۔ اس لئے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی اس مغفرت کی چادر میں ان دنوں میں لپیٹے۔ اللہ تعالیٰ کی بے انتہا رحمت ہوئی ہے، ہمیں موقع ملا ہے کہ اس سال پھر رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور یہ اسی کا فضل اور اسی کی رحمت ہے اور اسی کا انعام ہے کہ ہم اب دوسرے عشرے سے گزر رہے ہیں۔** اس میں جتنی زیادہ سے زیادہ عبادت کر کے اس کے آگے جھک کر، اس سے بخشش مانگتے ہوئے اس کے بتائے ہوئے راستوں پر چلنے کی کوشش کریں گے، اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں گے، اُتنی زیادہ اس کی مغفرت ہمیں اپنی لپیٹ میں لیتی چلی جائے گی۔ اُتنے زیادہ اس کی رحمت کے دروازے ہم پر وا ہوتے چلے جائیں گے، ہم پر کھلتے چلے جائیں گے۔ جتنے زیادہ ہم نیکیوں پر قائم ہوتے چلے جائیں گے، اتنا ہی زیادہ ہمیں نیکیوں پر قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرماتا چلا جائے گا۔ اور جتنی زیادہ ہمیں نیکیوں پر قائم ہونے کی طاقت پیدا ہوتی چلی جائے گی اور پھر جب اس طرح اللہ تعالیٰ کی مدد چاہتے ہوئے اس کی مغفرت طلب کرتے ہوئے آخری عشرے میں ہم داخل ہوں گے تو فرمایا یہ تمہیں آگ سے نجات دلانے کا باعث بن جائے گا۔ تم اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہو جاؤ گے۔ اور اس وجہ سے آئندہ نیکیوں میں ترقی کرنے والے ہو جاؤ گے اور بدیوں کو ترک کرنے والے ہو جاؤ گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ نیک نیتی سے استغفار کرنی ہے..........۔

حدیث میں جو آیا ہے کہ درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے، یہ مغفرت تبھی ہوگی جب اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں گے اور جب ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت مل گئی، بخشش کے سامان ہونے شروع ہو گئے، وہ راضی ہو گیا تو وہ مرتبے بھی مل جائیں گے، اللہ تعالیٰ کا قرب بھی ہر ایک کو اس کی استعدادوں کے مطابق مل جائے گا۔ کیونکہ ہر ایک میں کوئی چیز پانے کی، کوئی چیز حاصل کرنے کی ایک طاقت ہوتی ہے تو ہر ایک کو اس کے مطابق ہی ترقی ملتی ہے اور استغفار کرنے سے وہ ترقی مل جاتی ہے۔ بہرحال اس کے لئے ہر ایک کو کوشش کرتے رہنا چاہئے اور جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا تھا کہ مومنوں کی عبادات میں تیزی رمضان کے آخری عشرے میں لیلۃ القدر پانے کے لئے بھی آتی ہے اور جیسا کہ حدیث میں ذکر ہے، آخری عشرہ جہنم سے نجات کا بھی باعث بنتا ہے۔ اس لئے بھی عبادات کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور پھر ان کے حصول کے لئے ہر کوئی اپنی اپنی طاقتوں اور استعدادوں کے مطابق کوشش بھی کرتا رہتا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29-اکتوبر 2004ء۔ الفضل 18-اکتوبر 2005ء)

اللہ کا منشاء سمجھیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”آئندہ کے لئے یاد رکھو کہ حقوقِ اخوت کو ہرگز نہ چھوڑو، ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہیں گے۔“

......”مجھے یہی بتایا گیا ہے کہ...... (الرعد:12) اللہ تعالیٰ کسی حالت میں قوم میں تبدیلی نہ کرے گا جب تک لوگ دلوں کی تبدیلی نہ کریں گے۔ ان باتوں کو سن کر یوں تو ہر شخص جواب دینے کو تیار ہو جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں، استغفار بھی کرتے ہیں، پھر کیوں مصائب اور ابتلا آ جاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اَور ہوتا ہے۔ سمجھا کچھ اَور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ماپا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہئے اگر تولہ کی بجائے ایک بوند استعمال کی جاوے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا؟ اور پانی کے پیالے کی بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں۔ یہی حال اعمال کا ہے۔ جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے ہیں۔ یہ سنّت اللہ ہے جس کو ہم بدل نہیں سکتے“۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 270)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

ضرورت اساتذہ

نصرت جہاں بوائز کالج ربوہ میں شماریات پڑھانے کیلئے ایک استاد کی ضرورت ہے۔ احباب جماعت جو اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کرنا چاہیں ضروری ہے کہ انہوں نے بی ایس (4 سالہ) یا ایم۔اے کیا ہو۔

براہ کرم اپنی درخواست کے ساتھ میٹرک تا ایم۔اے کی اسناد کی فوٹو کاپی اور تجربہ کا ثبوت اور شناختی کارڈ کی کاپی لف کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں بوائز کالج ربوہ)

اداریہ

''مجھے احمدی قادیان میں قرآن ہی قرآن نظر آیا''

احمدی کی قرآن سے سچی محبت کا اعتراف اور درس القرآن کی نعمت

آج سے 101 سال قبل ایک غیراز جماعت صحافی محمد اسلم صاحب امرتسر سے قادیان تشریف لائے۔ چشم بصیرت سے قادیان کے ماحول کا مشاہدہ کیا اور واپسی پر تفصیل سے اپنے تاثرات لکھے جو اہل قادیان کی مذہبی اور روحانی وابستگی کو زبردست خراج تحسین تھا۔ اس میں انہوں نے ایک جملہ یہ بھی لکھا۔

قرآن مجید کے متعلق جس قدر صادقانہ محبت اس جماعت میں میں نے دیکھی کہیں نہیں دیکھی ......غرض احمدی قادیان میں مجھے قرآن ہی قرآن نظر آیا۔

(بدر 13 مارچ 1913ء۔ حیات نور ص 614)

یہ جملہ احمدیت کے مقاصد کی بھرپور ترجمانی کرتا ہے۔ صحیح بخاری کی حدیث میں یہ ذکر ہے کہ جب ایمان ثریا پر چلا جائے گا تو ایک فارسی الاصل شخص اسے واپس لائے گا دوسری احادیث میں ایمان کی جگہ علم کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔

(حلیہ ابونعیم بحوالہ ضعیف الجامع الصغیر حدیث 4835)

یعنی وہ موعود علم قرآن کو ثریا سے زمین پر لائے گا جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن کی سچی محبت اور حکومت دلوں کی زمین میں قائم کرے گا اور اس کی تعلیمات پر روح کے ساتھ عملدرآمد کرائے گا۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی پر خداتعالیٰ نے القاء کیا کہ سورۃ ق کی آیت نمبر 2 ق والقرآن المجید میں ق سے مراد سلسلہ مجددیت بھی ہے کیونکہ ق کے عدد 100 ہوتے ہیں اور ہر صدی کے سر پر قرآن کی خدمت کرنے والے بزرگوں کا ذکر ہے۔ اسی طرح ق سے مراد قیامت بھی ہے جو خدا کے ماموروں کے ذریعہ برپا ہوتی ہے اور ق سے مراد قادیان بھی ہے جس سے ایک روحانی قیامت برپا ہوئی اور قرآن کی شان دنیا کے کناروں تک پھیل رہی ہے۔

(حیات قدسی ص 628)

پس قرآن سے اعلیٰ درجہ کی محبت تو احمدی کی گھٹی میں شامل ہے جو رمضان کے مہینہ میں اور بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ یہ نزول قرآن کے آغاز کا مہینہ بھی ہے۔ اس میں جبریل رسول اللہؐ کے ساتھ قرآن کا دور بھی کیا کرتے تھے اور قرآن کے تمام مقاصد کا خلاصہ بھی رمضان میں مضمر ہے۔

پس یہ مہینہ کثرت تلاوت کے ساتھ ساتھ کثرت عمل کا مہینہ بھی ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود ہر رمضان میں ایک کمزوری ترک کرنے کے عہد کی طرف توجہ دلایا کرتے تھے۔ یہ رمضان کا خصوصی تحفہ ہے۔ (الفضل 16 مارچ 1928ء)

سو وہ نیکیاں جو پورا سال ندیوں اور نہروں کی صورت میں جاری ہوتی ہیں وہ رمضان میں دریا کی صورت دھار لیتی ہیں۔

اس پس منظر میں خصوصیت کے ساتھ درس قرآن کی طرف توجہ رکھنی چاہئے۔ مقامی درس کے علاوہ ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر ہونے والے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی قرآن کلاسز اور درس ایک بہت بڑی نعمت ہیں۔ خود حضور اس بارہ میں فرماتے ہیں:

اب یہ جو پہلو ہے قرآن کریم سے محبت کا اس کے متعلق آجکل میں بہت زور دے رہا ہوں کہ خصوصاً بچوں کو قرآن کریم پڑھنا لکھنا سکھایا جائے اور اس کے معانی بھی ساتھ ساتھ سکھائے جائیں۔ **اکثر لوگ جو ناظرہ پڑھا دیتے ہیں وہ کافی نہیں ہے۔ اگر ناظرہ قرآن کے ساتھ ساتھ آپ اس کے معانی بھی کچھ سکھاتے چلے جائیں تو قرآن کریم سے محبت ہونا ایک لازمی بات ہے۔** اب مجھے علم نہیں کہ آپ میں سے کتنے ہیں جو میری قرآن کریم کی کلاس کو غور سے سنتے ہیں یا سن سکتے ہیں یا ان تک پہنچتی بھی ہے کہ نہیں۔ مگر اس کلاس میں جو آنے والے ہیں ان میں کم علم عورتیں بھی ہیں، بڑے بڑے صاحب علم مرد بھی ہیں۔ لیکن جب قرآن کریم کو سمجھا کر پڑھایا جائے تو اس سے محبت ہونا ایک لازمی بات ہے، آدمی رک ہی نہیں سکتا محبت کئے بغیر۔

قرآن کریم پڑھانا اور خشکی یہ دو چیزیں اکٹھی ہو ہی نہیں سکتیں۔ چنانچہ میں اپنی کلاس کو سمجھاتا ہوں اور بسا اوقات دیکھتا ہوں کہ جب میں قرآن کریم سے فطرت کے راز ان کو سمجھاتا ہوں، قرآن کریم نے کن کن رازوں سے پردہ اٹھایا ہے، کیا کیا معرفت کی باتیں کی ہیں، میری نظر اٹھتی ہے تو میں ان کو بھی روتے ہوئے دیکھتا ہوں اور میری اپنی آنکھیں بھی آنسو بہا رہی ہوتی ہیں۔ اب خشک تعلیم سے تو آنسو نہیں جاری ہوا کرتے۔ لازماً اللہ تعالیٰ کی محبت کے چشمے بہہ رہے ہیں قرآن میں اور وہی چشمے ہیں جو سننے والوں کی آنکھوں سے اور سنانے والے کی آنکھوں سے جاری ہو جاتے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود (-) جب قرآن کریم کے متعلق اس کو نعمت بیان فرماتے ہیں تو ہرگز ایک ذرہ بھی مبالغہ اس میں نہیں ہے۔

ایسی ایسی معرفت کی باتیں قرآن کریم میں بیان ہیں کہ ناممکن ہے کہ قرآن کریم پڑھیں اور اس سے محبت نہ ہو جائے اور اگر قرآن سے محبت ہو جائے تو زندگی کے سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ جن لوگوں کو محبت ہوتی ہے۔ ان کی ساری برائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ ان کو ایک نئی زندگی نصیب ہوتی ہے اور بکثرت لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ اگرچہ ہماری اپنی تعلیم زیادہ نہیں تھی مگر قرآن کریم کی کلاس میں بیٹھنے کا موقع ملا اور ہم نے ایک نئی زندگی پالی ہے۔ اب یہی کتاب ایک عام کتاب نہیں ہے جو اسے پڑھتے وقت مشکل ہو، جاگنا مشکل رہے اس کو تو پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہی تمام خوابیدہ جذبات اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور قرآن کی تائید میں اور اس کی حکمتوں کی تائید میں فطرت کا لفظ لفظ بولتا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود کی جو قرآن کی تعریفیں ہیں اگر آپ ان کو سمجھیں بھی نہیں تو حیرت سے دیکھیں گے اور آپ کی بوریت میں ذرا بھی فرق نہیں آئے گا۔ آپ کہیں گے یہ کوئی عارف باللہ آدمی ہے اس کو مزہ آرہا ہوگا مگر قرآن کریم کا مزہ اٹھانے کے لئے جو بڑے بڑے مرتبے اور مقام کی ضرورت ہے وہ ہمیں نصیب ہی نہیں حالانکہ کسی بڑے مرتبے اور مقام کی ضرورت نہیں دین العجائز کی ضرورت ہے۔ عجز اور انکساری کے ساتھ قرآن کریم کے سامنے سرتسلیم خم کرنے کی ضرورت ہے، اپنا سر جھکا دیں اور غور سے پڑھیں اور آیات کے تسلسل پر غور کریں تو حیران رہ جائیں گے کہ قرآن کریم کی آیات ایک دوسرے سے اس طرح منسلک ہیں کہ پہلے انسان کے وہم میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ کس طرح تعلیم مسلسل آگے بڑھ رہی ہے اور ایک بات اگلی بات سے منسلک ہوتی چلی جارہی ہے یہ ڈوریاں ہیں جو آپس میں بٹی جارہی ہیں۔

اور اس کا ایک علاج میں آپ کے سامنے یہ رکھ رہا ہوں کہ اگر آپ کو ایم ٹی اے کے ذریعہ سننا ممکن نہیں تو غالباً یہاں امریکہ میں ان قرآن کریم کی کلاسز کی ویڈیو ریکارڈنگ ہوچکی ہوگی۔ اگر ہوچکی ہے تو لازماً گھروں کو مہیا کرنی چاہئے۔ یہ بھی کرتے ہیں اور کرسکتے ہیں کہ کسی ایک وقت ان میں ویڈیوز کو چلا دیا جائے مگر ہر ایک کے اوقات الگ الگ ہیں اور ضروری نہیں کہ ہر روز اس وقت وہ گھر ہی ہو سارا خاندان بھی کہیں سفر پر جاسکتا ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ ان کا ریکارڈ اپنے گھروں میں رکھیں اور ترتیب کے ساتھ آپ سب لوگ مل جل کر بیٹھیں اور سننا شروع کریں۔ اگر دس سبق بھی آپ اس طرح پڑھ لیں گے تو پھر آپ کے لئے ان سبقوں سے الگ رہنا ممکن ہی نہیں رہے گا۔ طلب کریں گے کہ کب ہم اگلا سبق شروع کریں مگر پڑھیں اکٹھے اور بچوں کو ساتھ شامل کرکے پڑھیں۔

تو حضرت مسیح موعود نے جو قرآن کریم کے متعلق روحانی دعوت، فرمایا اور مزے مزے کے کھانے بتائے وہ آج بھی مل سکتے ہیں۔ صرف پڑھنے کا طریقہ ہے اور **اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں جو قرآن کریم کی محبت ڈالی ہے اس دور میں میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی ہدایات پر عمل کروانے میں یہ محبت ضروری تھی** اور جب اس کلاس میں آپ قرآن کریم کو پڑھیں گے تو پھر حضرت مسیح موعود کا اصل مقام ظاہر ہوگا۔ کتنے عظیم الشان معلم تھے۔

(الفضل 24/اگست 1998ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر بیت الفضل لندن میں درس ہوتا ہے جس کے اختتام پر آپ رمضان کے آخری دن قرآن کریم کی آخری سورتوں کا درس Live ارشاد فرماتے ہیں اور عالمی دعا ہوتی ہے۔

یہ وہ درس ہے جس کی پیشگوئی حضرت مصلح موعود نے 1938ء میں فرمائی تھی۔

بیت اقصیٰ قادیان میں پہلی دفعہ 7 جنوری 1938ء کو لاؤڈ سپیکر لگا۔ حضرت مصلح موعود نے اس دن خطبہ جمعہ میں فرمایا:

اب وہ دن دور نہیں کہ ایک شخص اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا ساری دنیا میں درس و تدریس پر قادر ہوگا۔ ابھی ہمارے حالات ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتے ابھی ہمارے پاس کافی سرمایہ نہیں اور ابھی علمی دقتیں بھی ہمارے راستے میں حائل ہیں۔ لیکن اگر یہ تمام دقتیں دور ہو جائیں اور جس رنگ میں اللہ تعالیٰ ہمیں ترقی دے رہا ہے اور جس سرعت سے ترقی دے رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریب زمانے میں ہی یہ تمام دقتیں دور ہو جائیں گی تو بالکل ممکن ہے کہ قادیان میں قرآن اور حدیث کا درس دیا جارہا ہو اور جاوا کے لوگ اور امریکہ کے لوگ اور انگلستان کے لوگ اور فرانس کے لوگ اور جرمنی کے لوگ اور آسٹریلیا کے لوگ اور ہنگری کے لوگ اور عرب کے لوگ اور مصر کے لوگ اور ایران کے لوگ اور اسی طرح تمام ممالک کے لوگ اپنی اپنی جگہ وائرلیس سیٹ لئے ہوئے وہ درس سن رہے ہوں۔ یہ نظارہ کیا ہی شاندار نظارہ ہوگا اور کتنے ہی عالیشان انقلاب کی یہ تمہید ہوگی کہ جس کا تصور کرکے بھی آج ہمارے دل مسرت و انبساط سے لبریز ہو جاتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل قادیان 13 جنوری 1938ء)

عالمی درس قرآن کے دوران جو غیرمعمولی نصرت الٰہی حضور کو حاصل رہی اس کا تذکرہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

مواصلاتی سیارہ کے ذریعہ جو عالمی سلسلہ درس قرآن حکیم کا جاری ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی خاص مشیت اور تقدیر ہی سے ایسا ہوا اور اسی نے محض اپنے فضل سے توفیق بخشی کہ ان غیرمعمولی اہمیت کی تاریخ ساز گھڑیوں میں حضرت اقدس مسیح موعود کی نمائندگی کروں۔ درسوں کے آغاز پر میں بالکل خالی الذہن اور تہی دامن تھا لیکن دعا کے نتیجہ میں جو میرا کل سرمایہ تھی مطمئن اور بےخوف تھا اور یقین تھا کہ اللہ

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ — مطبع: ضیاء الاسلام پریس — مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ — قیمت 5 روپے

مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب

صوم رمضان کا امتیازی فلسفہ

رمضان المبارک کی اہمیت

رمضان کو تین وجوہات کی بنا پر خاص اہمیت حاصل ہے۔

1۔نزول قرآن کے آغاز سے اس کی نسبت (البقرۃ:186)

2۔فرضیت صیام (البقرہ:184)

3۔ لیلة القدر کی برکات (سورة القدر)

اس مہینہ سے وابستہ اس اہمیت، نیز عبادات، برکات اور دیگر خصوصیات کی وجہ سے، حضرت نبی کریم ﷺ نے رمضان کو ''سید الشہور'' تمام مہینوں کا سردار قرار دیا۔ نیز روزہ کی بنیادی خصوصیت، صبر کی وجہ سے اسے ''شھر الصبر '' (صبر کا مہینہ) کہہ کر یاد فرمایا۔

جس طرح ایک رواں دواں دریا میں اور ندیاں شامل ہو کر اس کی قوت وشوکت میں اضافہ کرتی رہتی ہیں۔ اسی طرح روزے کی مرکزی عبادت میں نوافل، تسبیح وتحمید، ایصال خیر اور ذکر وفکر شامل ہو کر رمضان کی عظمت کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔ غرض روزے میں اور بہت سی عبادات شامل ہو جاتی ہیں۔ مزید برآں روزہ دار کو ضبط نفس کے عظیم الشان مواقع ملتے ہیں۔ اس وجہ سے انفرادی طور پر، افراد اور اجتماعی طور پر معاشرے کے وہ حصے جن میں رمضان اپنی تاثیرات اور برکات کے ساتھ ''داخل'' ہو جاتا ہے۔ وہ اس بابرکت انقلاب سے حصہ پاتے ہیں۔

حدیث میں استعارہ کی زبان میں ان کیفیات کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ رمضان میں دوزخ کے دروازے مقفل کر دیئے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو پابہ زنجیر کر دیا جاتا ہے۔ اس مفہوم کی حامل احادیث، بخاری، مسلم، ابن ماجہ وغیرہ صحاح ستہ میں موجود ہیں۔ یہ استعارہ کسی اور مہینے کے لئے استعمال نہیں کیا گیا۔ اس سے بھی ماہ رمضان کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ یہ خصوصیت بھی قابل غور ہے کہ صیام رمضان کے مقابلے پر کسی اور عبادت کا اتنا دورانیہ نہیں جو پورے مہینے پر محیط ہو۔ صلوٰۃ کے پانچ معین اوقات ہیں۔ نماز تہجد جو مقام محمود تک پہنچاتی ہے۔ رات کے ایک حصے سے مخصوص ہے۔ نماز جمعہ کا بھی وقت مقرر ہے جس کے بعد اللہ کے فضل کی تلاش میں منتشر ہونے کا حکم ہے۔ زکوٰۃ سال کے بعد چند لمحوں میں ادا کی جاسکتی ہے۔ حج کے ارکان کے لئے ذوالحجہ کے چند دن مقرر ہیں۔ جن سے پہلے یا بعد حج نہیں کیا جاسکتا۔ عمرہ یعنی حج صغیر اس موسم سے پہلے اور بعد سال میں کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔ مگر اس کا دورانیہ مختصر ہے۔ صرف رمضان المبارک کے ''ایام معدودات'' ہی ایسے ہیں۔ جو پورے مہینے پر محیط ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رمضان کو مجاہدے اور تنویر قلب کا مہینہ کہہ کر یاد کیا جاتا ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کے متعلق احادیث میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں کہ اس کے آخری عشرے میں تو رسول اللہؐ کمر کس لیتے تھے۔ بلکہ رمضان کے استقبال کے لئے شعبان میں مجاہدے کی تیاری شروع فرما دیتے تھے۔ رسول اللہؐ کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں ہم سب کا فرض ہے کہ اس مبارک روش کی تقلید کریں۔

صوم رمضان کی بنیادی تعریف

روزے کی تعریف لفظ ''صوم'' میں پنہاں ہیں۔ یعنی روزہ ان کاموں سے رکنے کا نام ہے جن کے لئے نفس کشش اور رغبت محسوس کرے۔ یہ بنیادی تعریف بہت سادہ ہے یعنی روزہ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور میاں بیوی کے مخصوص تعلقات سے رکنے کا نام ہے۔ جس طرح ایک انڈے میں زندگی اور زندگی بخش اجزاء کو ایک مضبوط خول (Shell) میں محفوظ کیا گیا ہے۔ اسی طرح یہ دو علامات روزے کی روح کی حفاظت کے لئے ایک بیرونی خول کا حکم رکھتی ہیں۔ ورنہ روزہ اپنی وسیع تر حدود و قیود کے لحاظ سے اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ روزے کا حکم ہر صحتمند، بالغ و عاقل مقیم کے لئے ہے۔ ایک عام صحرائی بدو سے لے کر انتہائی ذہین وفہیم، حساس اور اعلیٰ تعلم یافتہ عبقری انسان بھی اس حکم کے تابع ہے اور اس کی وسعت اور عظمت علیٰ قدر مراتب کھلتی جاتی ہے۔ روزہ ایک عظیم الشان اخلاقی نظم و ضبط کا روحانی پروگرام ہے اور اپنے مقاصد اور اثرات کے لحاظ سے معاشرتی امن فلاح اور سکینت کا سامان فراہم کرتا ہے۔

روزے کے دوررس تقاضوں کا اندازہ ان فوائد سے لگایا جاسکتا ہے جو قرآن مجید میں صوم رمضان کے حوالے سے بیان کئے گئے ہیں۔ حصول تقویٰ (البقرۃ:184)، مدارج علم ویقین (البقرۃ:185)، تشکر و امتنان اور تحدیث نعمت (البقرۃ: 186) قبولیت دعا کے ذریعے عرفان خداوندی اور رشد و ہدایت (البقرۃ:187) یہ مقاصد اور مراتب صرف بھوک پیاس برداشت کرنے سے حاصل نہیں کئے جاسکتے۔ بہت سے سیاسی کارکن اور مزدور اپنے دنیاوی مطالبات اور مقاصد کے لئے ''بھوک ہڑتال'' کرتے ہیں۔ مگر اس قسم کی بھوک ہڑتال سے وہ روحانیت، قرب الٰہی اور روزے کی دوسری برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بھوک اور پیاس کے علاوہ بھی بعض اور اقدامات اس نظم وضبط میں لازماً شامل ہونے چاہئیں۔

یہ پہلو بھی قابل ذکر ہے کہ صیام رمضان کی فرضیت کی آیات سے قبل، قرآن کریم میں انسان کے قتل ناحق کے قصاص اور موت سے ہمکنار ہونے والے شخص کو رشتہ داروں کے حق میں اپنے اموال و املاک کے بارے میں وصیت کرنے کے احکام دیئے گئے ہیں۔ (البقرہ:179-183) اور روزوں سے متعلق ہدایات کے معاً بعد وارد ہونے والی آیت میں دوسروں کے اموال کو ناجائز طریقے پر ہڑپ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اس نیت سے حکام سے غلط فیصلے کروانے کی مذمت کی گئی ہے (البقرۃ:189)۔ بالفاظ دیگر فرضیت رمضان کے احکام کو حکمت الٰہیہ نے حقوق العباد کی آیات کے درمیان رکھا ہے۔ یہ ایک بڑا واضح پیغام ہے۔ حقوق انسانی کے احترام کا صوم رمضان سے ایک گہرا اخلاقی رشتہ صاف نظر آتا ہے۔ ع

کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جاست

صوم رمضان کی وسیع تر حدود و قیود

صوم رمضان کی بنیادی تعریف پر گفتگو کرنے کے بعد یہ سمجھنا ضروری ہے کہ روزے میں اور بھی بہت کچھ شامل ہے۔ اخروی احتساب کے حوالے سے اسلامی لٹریچر میں اُمّتِ مُسلمہ اور انسان کے حق میں یا اس کے خلاف کئی گواہوں اور شہادتوں کا ذکر ملتا ہے۔ مثلاً قرآن کریم کی شہادت، حضرت نبی کریم ﷺ کی شہادت، روزے کی شہادت، اپنے ہی حواس و اعضاء، بلکہ ہاتھ پاؤں کی شہادت (سورۃ یٰسین:66) کتنی پتلی حالت ہے حضرت انسان کی۔ بلکہ اس آیت میں تو یہ بھی موجود ہے کہ منہ پر مہر کر دی جائے گی اور انسان یہ واویلا بھی نہیں کر سکے گا۔ ع

جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

مزید برآں قرآن کریم کے علاوہ احادیث مبارکہ میں آنکھ، زبان، کان، منہ، ہاتھ، پاؤں وغیرہ کے بارے میں بہت ارشادات ملتے ہیں۔ بلکہ ان حواس اور اعضاء پر حالت صوم وارد کرنے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ قرآن و حدیث کے یہ مقامات، نکات معرفت کی کانیں ہیں۔ ان کے مطالعہ سے روزے کی وسیع تر حدود و قیود کی تعیین میں مدد ملتی ہے۔ آنکھ، زبان، کان اور ہاتھ پاؤں کے روزے کے تصور سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ روزہ صرف معدے اور صنفی اعضاء کا روزہ نہیں، اس میں حسیات، قویٰ اور اعضاء کا روزہ بھی شامل ہے۔ رمضان المبارک میں حدیث کے حوالے سے دوزخ کے دروازوں کے مقفل کئے جانے کا اشارہ کر چکا ہوں۔ یہاں اس استعارہ کی کسی قدر تشریح کی جاسکتی ہے۔ حواس خمسہ، ہمارے جسمانی قویٰ اور اعضاء کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان تمام طاقتوں، خواہشوں، گزرگاہوں (Channels) اور نکاسی کے راستوں (Outlets) کو احکام الٰہی کے تابع کرنے کا نام ''اسلام'' ہے۔

ہر طاقت، خواہش، جذبہ اور میلان، ضبط نفس کی زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ وہ جب بھی کھلتے ہیں تو رضائے الٰہی کے تابع ہو کر آزاد ہوتے ہیں۔ یہی حواس اور قویٰ جو دوزخ کے دروازے ہیں۔ رضائے الٰہی کے تابع ہو کر جنت کے دروازے بن جاتے ہیں۔ شیاطین انہی چور دروازوں سے گھس کر ہمارے خون میں گردش کرتے ہیں۔ اس طرح ان کا پابہ زنجیر ہونا سمجھ میں آتا ہے۔ اس عمل کو ''رمضان کے داخل ہونے'' سے مشروط کیا گیا ہے۔ یعنی رمضان کے تقاضے پورا کرنے سے (صحیح مسلم)۔ اگر رمضان آتا ہے مگر ہم میں داخل ہونے کی بجائے ہمارے دائیں بائیں آگے یا پیچھے سے گزر جاتا ہے تو اس میں رمضان کا قصور نہیں۔ اس کی برکات سے محروم ہو کر، بدقسمتی سے، ہم خود گھاٹے میں رہتے ہیں! مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان حواس اور اعضاء کے ''روزے'' کا ذکر کر دیا جائے۔

آنکھ کا روزہ

یوں تو ہمارے حواس سے متعلق تمام اعضاء کا نظام اعصاب اور دماغ سے گہرا تعلق ہے۔ مگر جس طرح آنکھیں Optic Nerve (بصری عصبہ) کے ذریعے دماغ سے جڑی ہوئی ہیں، زبان، کان، ناک اور جلد وغیرہ اتنے بڑے عصبے (Nerve) سے براہ راست دماغ سے پیوست نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آنکھ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ کبائر اور صغائر سب گناہوں کے لئے مشتعل اور متحرک کرنے میں آنکھ کا کردار سب سے زیادہ ہے۔ آنکھ کے روزے میں سب سے پہلے غض بصر کا حکم دیا گیا ہے (سورۃ النور:32,31) بدنظری دونوں سے سرزد ہوسکتی ہے مگر آیات کی ترتیب میں پہلے یہ حکم مردوں کو سنایا گیا ہے۔ کیونکہ اس معاملے میں وہ زیادہ بے باک ہوتے ہیں اور انہیں اس کے مواقع بھی زیادہ ملتے ہیں۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے بھی بدنظری کو آنکھوں کا زنا قرار دیا ہے۔ انجیل میں بھی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اسی سے ملتا جلتا قول درج ہے۔ (متی باب 5 آیات 29,28) حضرت نبی کریم ﷺ نے اہل ایمان کو آنکھوں کی خیانت سے بچنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

زبان کا روزہ

زبان کے روزے کے کئی پہلو ہیں۔ جھوٹ (قول الزور) سب سے بڑا گناہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے قرآن وحدیث کی روشنی میں جھوٹ کو ’’ام الخبائث‘‘ (تمام برائیوں کی ماں) اور ’’اکبر الکبائر‘‘ (بڑے گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ) قرار دیا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 33,31) قرآن مجید نے کذب بیانی کی سخت مذمت کی ہے۔ اسی طرح جھوٹی گواہی دینے سے منع فرمایا ہے۔ کتمانِ حق یعنی سچی گواہی دینے سے ہچکچانا بھی ناپسندیدہ ہے۔ دوسروں کی کردار کشی بھی ممنوع ہے بلکہ قذف (بے گناہ پر زنا کی تہمت) تو ایسا گناہ ہے جس کی سزا 80 کوڑے قرآن مجید میں بیان کی گئی ہے۔ (سورۃ النور:5) اسی طرح سب وشتم (گالی گلوچ) دل آزاری کرنا، خوشامد یعنی بے جا تعریف کرنا، غرض بے شمار گناہ ایسے ہیں جو زبان سے سرزد ہوتے ہیں اور ان کے نتیجے میں انسان کے نیک اعمال بھی غارت ہوجاتے ہیں۔ دانا کہتے ہیں اسی لئے زبان کو 32 دانتوں کے حصار میں مقید کیا گیا ہے۔ جناب ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی (384 تا 456 ہجری) اپنے مجموعہ ء احادیث میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ایک حدیث لائے ہیں جسے پڑھ کر میں لرزہ براندام ہوجاتا ہوں۔ حدیث کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

’’ایک شخص نے حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک عورت اپنی نمازوں، روزوں اور صدقات وخیرات کی کثرت کی وجہ سے بڑی مشہور ہے مگر وہ اپنے ہمسایوں کو زبان سے دکھ دیتی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا وہ جہنم میں جائے گی۔ اس شخص نے عرض کیا کہ ایک عورت ہے وہ روزوں اور صدقات میں اپنی شہرت نہیں رکھتی مگر وہ ہمسایوں کو اپنی زبان سے اذیت نہیں دیتی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا وہ جنت میں جائے گی۔‘‘

(بیھقی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح)

غیبت اور بہتان طرازی کا بھی تو زبان سے تعلق ہے۔ قرآن مجید نے غیبت کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا ہے، (سورۃ الحجرات: 13) ایک صحابی نے عرض کیا کہ اگر وہ عیب درحقیقت اس شخص میں موجود ہو تب بھی؟ رسول اللہؐ نے فرمایا، ہاں یہی تو غیبت ہے۔ اگر وہ عیب موجود نہ ہو تو پھر یہ عیب شماری بہتان طرازی بن جائے گی۔ ایک حدیث میں دو عورتوں کا ذکر ملتا ہے جو روزے کی حالت میں غیبت کر رہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’ان دونوں نے اللہ کے حلال کے ساتھ روزہ رکھا تھا مگر اس کے حرام کے ساتھ اسے توڑ ڈالا۔‘‘

(بحوالہ کتاب ”صوم رمضان“ تالیف عبدالرزاق نوفل، ناشر الوعی العربی۔ الفجالہ، مصر۔ صفحہ 44,43)

اس حدیث کے الفاظ کا مطلب واضح ہے۔ یعنی ان خواتین نے حلال غذا سے سحری کی مگر ’’مردہ بھائی‘‘ یا بہن کا گوشت کھا کر روزہ توڑ دیا! قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل میں خاموشی کو مذہبی ریاضت کے طور پر ایک خاص اہمیت حاصل تھی۔ حضرت زکریاؑ نے بڑھاپے میں، حضرت یحییٰؑ کی ولادت پر ایسا ہی ’’چپ کا روزہ‘‘ رکھا ہوا تھا (سورۃ مریم: 10, 11) اسی طرح حضرت مریمؑ بھی حضرت عیسیٰ کی ولادت کے بعد ایک دن ایسی کیفیت میں رہیں (سورۃ مریم:27) ہمارے صوفیاء کرام کا یہ فارمولہ:

”کم خوردن۔ کم گفتن۔ کم خفتن“

حکمت سے خالی نہیں۔

کان کا روزہ

زبان کے روزے کا، کان کے روزے کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اگر کوئی نیک بخت روزہ دار خود تو غیبت نہ کرے مگر دوسرے سے بڑے اشتیاق سے غیبت سنے تو اس کے روزے کا حقیقی تقدس بھی مجروح ہوجائے گا۔ موسیقی کی بعض شکلیں روح انسانی کو مدقوق بنادیتی ہیں۔ ان سے بچنا چاہئے۔ ٹی بی کی طرح اس کے جراثیم بھی آہستہ آہستہ سرایت کرتے ہیں۔ جدید قسم کا لچر میوزک ویسے بھی کان پر گراں گزرتا ہے۔ ’’پاپ‘‘ ہندی میں گناہ کو کہتے ہیں۔ پاپ میوزک کے اکثر نمونے اسم بامسمّٰی ہوتے ہیں یعنی ’’اثم‘‘ ہیں۔ اس غلاظت کی آلودگی سے روح کو بچانا چاہئے۔ یہ غلاظت کانوں کے ذریعے سے داخل ہوتی ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ ایک عظیم ماہر نفسیات بھی تھے۔ آپؐ نے خواتین کو منع فرمایا کہ وہ اپنے خاوندوں کے سامنے اپنی سہیلیوں اور دوسری مستورات کے حسن وجمال کے نقشے نہ کھینچا کریں۔ اس طرح بعض کمزور لوگ حسن نادیدہ پر فریفتہ ہوکر فتنہ میں پڑ جاتے ہیں اور سکینڈل جنم لیتے ہیں۔

ہمارا مذہب دین فطرت ہے۔ ہمیں اچھی چیزوں سے روکتا۔ خوش طبعی، ظرافت اور پاکیزہ مزاح تو حضرت رسالت مآبؐ کی مجالس میں بھی ہوتا تھا۔ احادیث میں ایسے واقعات کا ذکر ملتا ہے۔ رسول اللہؐ خود بھی محظوظ ہوتے تھے اور صحابہ کرامؓ بھی۔ مگر مزاح لطیف ہونا چاہئے۔ بعض لطیفے بہت غلیظ ہوتے ہیں۔ لطیفہ کو ’’کثیفہ‘‘ نہیں بنانا چاہئے۔ ایسے لطیفے مسلمان سکھوں کے نام سے بیان کرتے ہیں اور سکھ مسلمانوں کے نام سے۔ اس قسم کے لطیفوں سے اجتناب بہتر ہے۔ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْن میں صحبت صالحین پر زور دیا گیا ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے اچھے انسان کی مجلس کو عطر فروش کی دوستی سے مشابہ قرار دیا ہے۔ عطر نہ خریدنے کے باوجود اس کی خوشبو سے لطف اندوز ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔ بدانسان کی مجلس لوہار کی دکان کی طرح ہے۔ اگر چنگاریوں سے کپڑے جلنے سے بچ جائیں تب بھی دھواں تو پھیپھڑوں میں ضرور جائے گا۔ حضرت مسیح موعود نے بدرفیق کی مجلس میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ بدرفیق کے بدکلمات بھی کانوں کے ذریعے دل میں اترتے ہیں بعض تو ایسے بد ہوتے ہیں کہ ان کے فاسد خیالات کی زہریلی لہریں دماغ میں پیوست ہوتی رہتی ہیں اور انسان کو دہریہ بنادیتی ہیں۔

ہاتھ پاؤں کا روزہ

ہاتھ پاؤں کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہے کہ سورۃ یٰسین کی محولہ بالا آیت میں ہاتھ پاؤں کی گواہی کا نام لے کر ذکر فرمایا گیا ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے مسلمان کی ایک تعریف میں زبان کے ساتھ ہاتھ کو بھی شامل فرمایا ہے۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ

(بخاری کتاب الایمان)

یعنی مسلمان وہ ہے۔ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

انسان کے ہاتھ سے بہت ناجائز کام سرزد ہوتے ہیں۔ بہت سی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ کسی کو قتل یا زخمی کرنا، چوری کرنا، ظلم کرنا، کسی جج اور قاضی یا افسر کا جان بوجھ کر فیصلہ لکھنا، باطل کی تائید میں تحریر لکھنا، دل آزاری کے لئے کارٹون اور خاکے بنانا، دہشت گردی کرنا، خودکشی کرنا، خدا اور رسولؐ کے نام پر خودکش حملے کرنا، لین دین میں دھوکہ دہی کرنا، یہ صرف چند مثالیں ہیں۔ یہ فہرست بہت لمبی ہوسکتی ہے۔ یہی حال پاؤں کا ہے۔ انسان متحرک ہونے کے لئے پاؤں کو حرکت میں لاتا ہے۔ نیک مقصد کے لئے بھی جاسکتا ہے اور بدارادے اور بری نیت سے بھی۔ چوری ڈاکے کے لئے جانا، کسی بری مجلس یا محفل میں جانا، کسی برے کام کی نیت سے جانا، یہ پاؤں کا بداستعمال ہے۔ غالباً 1961ء کی بات ہے جب میں لاہور میں مقیم تھا، رمضان کے دن تھے۔ ایک طالب علم نے روزے کی طوالت کا ذکر کیا تو دوسرے نے اس کا یہ حل تجویز کیا کہ سینما جاکر مسلسل تین شو دیکھنے سے روزے کی طوالت کا احساس نہیں ہوتا۔ روزے میں اس کام کے لئے جانا کون سا بھلائی کا کام تھا؟ فلموں کے عریاں مناظر سے آنکھ کا گناہ کمایا، بے ہودہ گانے سن کر کان کا گناہ سہیڑا اور سینما کے اندر جو فرض نمازیں ضائع کیں وہ الگ۔ اس کے باوجود ان مومنوں کے روزے صحیح وسالم ہوئے! سمجھ سے بالا تھا۔

صنفی اعضاء کا روزہ

جنسی اعضاء کے روزے کا الگ ذکر کرنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ ان کا روزہ تو صوم رمضان کی بنیادی تعریف میں شامل ہے۔ مگر بعض اور زاویوں سے یہاں یہ ذکر بے جانہ ہوگا۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی

(سورۃ بنی اسرائیل: 33)

قرآن مجید کا ایک پُرحکمت حکم ہے اس میں اہل ایمان کو نصیحت کی گئی ہے کہ زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یعنی مقدمات زنا سے بچو۔ بدنظر، عاشقانہ گفتگو، ملبوس کی خوشبو سونگھنا، تنہائی میں ملنا، لمس اور معانقہ، بوس وکنار۔ یہ سب معاملات بدکاری کی راہوں کے سنگ میل ہیں۔ حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان مراحل کے بعد صنفی اعضاء آخری تصدیق یا تردید کرتے ہیں۔ قرآن کریم کی حکمت بالغہ کا یہی تقاضا ہے کہ ان تمام مراحل سے بچنا چاہئے۔ اس کی نوبت ہی نہیں آنی چاہئے۔

دین فطرت کے احکام، اعمال اور نظریات میں انسانی فطرت کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رمضان کی راتوں میں میاں بیوی کو جنسی قرب وتعلق کی اجازت دی گئی ہے۔ (البقرہ: 188) مگر رمضان کے آخری عشرے میں حالت اعتکاف میں اس رعایت کو واپس لے کر اس جذبے کا بھی امتحان کرلیا گیا ہے۔ (البقرہ:188) صنفی اعضاء کے حوالے سے رخصت اور امتناع کا یہ حسین امتزاج ہمیں رمضان ہی میں نظر آتا ہے۔

قرآن وحدیث میں تجرد ورہبانیت کو غیر فطری قرار دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس طریق کو عیسائی اکابرین نے ازخود اختیار کرلیا تھا۔ قوانین فطرت سے بغاوت کا نتیجہ ظاہر ہوکر رہا۔ حال ہی میں رومن کیتھولک چرچ کو اپنے بعض منادوں کی اخلاقی لغزشوں کے لئے متاثرین کو سینکڑوں ملین ڈالر تاوان کے طور پر ادا کرنے پڑے!

ایک حدیث میں روزے کو ’’ڈھال‘‘ قرار دیا گیا ہے۔

اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْھَلْ

(صحیح بخاری کتاب الصوم)

پرانے زمانے میں سپاہی اور افسر ڈھال، تلوار، تیر اور نیزے کے زخموں کے نتیجے میں موت سے بچنے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ روزہ، شیطانی حملوں سے بچانے کے لئے ڈھال بن کر حائل ہوجاتا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ان نوجوانوں کے لئے جو غربت یا کسی مجبوری کی وجہ سے رشتۂ ازدواج میں منسلک نہ ہوپائے، جذبات نفس کے شر سے بچنے کے لئے نفلی روزوں کا نسخہ تجویز فرمایا۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ روزہ ناجائز جنسی جذبات کی تصعید میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

عہد حاضر میں جنسی اشتعال کے لئے، پرنٹ الیکٹرانک میڈیا میں رسائل وجرائد، ٹاک شوز اور فلموں کے ذریعے پورنوگرافی کا ایک سیلاب آیا ہوا ہے۔ ان چیزوں پر مشتمل مواد، روزے کی روح کے لئے زہر کا حکم رکھتا ہے بلکہ روزوں کے علاوہ بھی مضر ہے۔

صوم رمضان کا مکمل نقشہ

یہ ہے صوم رمضان کا ایک مکمل نقشہ۔ محض

رضائے الٰہی کی خاطر، ضبط نفس کے ذریعے، ایک مومن کے معدے کے علاوہ اس کی آنکھیں، زبان، کان، پاؤں اور دوسرے اعضاء اور جوارح بھی اس روزے میں شامل ہوتے ہیں۔ مبارک وہ روزہ دار جسے اس انداز سے رمضان المبارک کے تمام روزے مکمل کرنے کی توفیق ملے۔ ایسے روزے دار کے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ

(ابن ماجہ کتاب صام)

ایسے خوش قسمت صائم اور صائمہ کے لئے رمضان کا پہلا حصہ ”رحمت“ درمیانی حصہ ”مغفرت“ اور آخری حصہ ”دوزخ کی آگ سے آزادی“ کی خوشخبری ثابت ہوتا ہے۔ امام محمد غزالیؒ (1058 تا 1111) نے اپنی کتاب ”احیاء علوم الدین“ میں مراتب کے لحاظ سے روزوں کی مندرجہ ذیل تین قسمیں بیان فرمائی ہیں۔

1۔صوم العموم: عام لوگوں کا روزہ جو اس کی بنیادی تعریف کے مطابق اس کا اہتمام کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں۔

2۔صوم الخصوص: خاص لوگوں کا روزہ اسے ”صوم الصالحین“ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ روزے کی بنیادی شرائط کے علاوہ تمام اعضاء اور حسیات کو ناجائز خواہشات سے بچاتے ہیں۔ بالفاظ دیگر آنکھ، کان، ہاتھ پاؤں وغیرہ کا روزہ بھی رکھتے ہیں۔

3۔صوم خصوص الخصوص: یہ روزے کا اعلیٰ ترین مقام ہے۔ یہ اخص الخواص کا روزہ ہے۔ اسے مقربین بارگاہ الٰہی ”دل کا روزہ“ بھی کہتے ہیں۔ یہ لوگ ماسوی اللہ سے بالا ہوتے ہیں اور غیر حق کی طرف التفات بھی نہیں کرتے۔

(بحوالہ رسالۃ الصیام از ڈکتور محمد سید طنطاوی، ناشر الازہر، مصر، صفحہ 49)

اگلے جہان میں اعضاء کی گواہی

قرآن مجید کے نزول کے وقت جب حضرت نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے سامنے یوم الحساب کے مشکل مراحل کے دوران اعضاء اور جوارح کی گواہی پیش ہونے کا ذکر فرمایا تو اس وقت افراد امت کو ایمان بالغیب کی بدولت یہ یقین بھی حاصل ہوا۔ مگر عہد حاضر میں بہت سی نئی ایجادات (کیمرہ، ٹیلی ویژن، ٹیپ ریکارڈر وغیرہ) نے ایمان بالغیب کے ساتھ ساتھ، اس عقیدہ کے ادراک کو مزید آسان بنا دیا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی بڑی تیزی سے ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہے۔ اس زمین کا تو ذکر ہی کیا۔ کرہ ارض سے انسان اب دوسرے سیاروں پر یلغار کر رہا ہے اور اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ

عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں

علاج معالجہ اور تشخیص امراض میں نئی ایجادات، MRI اور DNA Sequencing وغیرہ بڑی اہم پیش رفت ہے۔ شنید ہے کہ مستقبل قریب میں سرجری کا انداز بدل جائے گا۔ مصنوعی اعضاء کا ایک نیا دور آنے والا ہے۔ مصنوعی جگر، مصنوعی جلد وغیرہ یعنی Biosynthetic اعضاء جو مکینیکل ہونے کے ساتھ ساتھ جزوی طور پر جاندار (Living) بھی ہوں گے۔ غالب نے ڈیڑھ سو سال قبل ہی یہ بات کہہ دی تھی۔ ع

لے آئیں گے بازار سے، جا کر دل و جاں اور

جدید ریسرچ کے ذریعے تفتیش جرائم کے میدان میں بھی ٹھوس پیش رفت ہوئی ہے۔ Forensic (فرانزک) سائنس کی مدد سے بڑے بڑے پیچیدہ جرائم حل کر کے مجرموں کو حراست میں لیا جا چکا ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ریسرچ نے ثابت کر دیا ہے کہ کسی سوال کے جواب میں ملزم کا زیادہ وقت لینا جھوٹ کی علامت ہوتا ہے کیونکہ اسے اپنے دماغ کے Prefrontal Cortex سے کوئی نیا جھوٹ تراشنے کے لئے یہ وقت درکار ہوتا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے۔ رابرٹ ونسٹن اور ڈان ولسن کی کتاب Human ناشر D.K.Publishig ایڈیشن 2004 صفحہ 481۔

اس تحقیق کی روشنی میں جھوٹ پکڑنے کے لئے ٹیسٹ تیار کر لئے گئے ہیں۔ ہمارے حواس خمسہ اور دوسرے اعضاء نظام اعصاب کے ذریعے حرام مغز اور دماغ سے جڑے ہوئے ہیں۔ اعضاء کی گواہی کا اس صداقت سے گہرا تعلق ہے۔ اگر انسان جرم کی تحقیق میں یہاں تک پہنچ سکتا ہے تو انسانی مشین اور کائنات کے خالق و مالک کے لئے کیا مشکل ہے؟ مزید برآں قانون بقائے مادہ (Law of Indestructibility of Matter) کی رو سے مادہ یونہی تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ مادہ اپنی ”تباہی“ کی صورت میں اسی نسبت سے توانائی (Energy) پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔ موت سے جسم کے اجزاء مضمحل اور منتشر ہو سکتے ہیں۔ لیکن مرنے والے کی خاک یا راکھ، ذرات (Atoms) کی شکل میں کہیں نہ کہیں موجود رہتی ہے۔ قادر و قیوم خدا جو نیست سے ہست پر قادر ہے، ان ذرات یا ان کی توانائی کو احتسابی عمل کی بنیاد بنا سکتا ہے۔ احادیث میں ایک شخص کا ذکر ملتا ہے جس نے احتساب کے خوف سے اپنے بیٹوں کو نعش جلا کر تیز آندھی کے دن منتشر کرنے کی وصیت کی تھی۔ اسے یہی خیال گزرا کہ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ جائے گا۔ خالق حقیقی نے اس کے منتشر ذرات جمع کر کے اسے حیات نو بخشی اور اس حرکت کی وجہ پوچھی۔ اس نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا میں اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اپنے محاسبے سے لرزاں و ترساں تھا! اللہ تعالیٰ نے اس سادہ لوح کو خشیت الٰہی کے صدقے میں معاف کر دیا۔ اس حدیث سے عمل احتساب کے کئی پہلو نمایاں ہوتے ہیں!

روزے کی عظمت

دوسرے مذاہب میں بھی روزے کی عبادت کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے مگر دین حق کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے روزے کا ایسا اعلیٰ تصور پیش کیا ہے جو تمام مذاہب و ادیان میں پائے جانے والے نظریات اور تصورات سے افضل و برتر ہے اور ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ یہ عبادت صرف روزہ دار ہی کے لئے مفید نہیں بلکہ اجتماعی طور پر معاشرہ بھی اس سے مستفیض ہوتا ہے بلکہ یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ اس کی برکتیں افراد کی دنیاوی زندگیوں کے علاوہ ان کی حیات آخرت تک ممتد ہیں۔

اگر روزہ دار کو عملاً ایمان کی حلاوت اور احتساب کا احساس و شعور بھی میسر آ جائے تو پھر ملائکہ اس کی خوش بختی پر ناز کرتے ہیں کیونکہ رمضان ایسے شخص کے سابقہ گناہوں کو دھو ڈالتا ہے۔ البتہ ایک اور پہلو تشویشناک ہے۔ اگر روزہ دار جھوٹ، بدنظری، غیبت، سب و شتم، لڑائی جھگڑے اور بدامنی وغیرہ اخلاقی اور معاشرتی برائیوں کو روزے کی حالت میں ترک نہ کرے تو پھر اس کا روزہ صرف صبح سے شام تک فاقے میں ڈھل جاتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کو اس کی فاقہ کشی کی طرف کوئی توجہ بھی نہیں ہوتی۔

فَلَا حَاجَۃَ لِلّٰہِ فِیْ اَنْ یَدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ

(ابن ماجہ کتاب الصیام)

ایک مرتبہ حضرت نبی کریم ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا کہ بتاؤ مفلس کسے کہتے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک مفلس وہ ہے۔ جس نے روزے، نماز اور زکوٰۃ کا اہتمام کیا ہو مگر کسی کے خلاف زبان درازی کی ہو، کسی پر تہمت لگائی ہو، کسی کا مال ناجائز طریق سے کھایا ہو، ان مظالم کے بدلے میں قیامت کے دن اس کی نیکیاں اس سے لے کر ان مظلوموں کو دے دی جائیں گی۔ اس طرح اس کی نیکیاں ختم ہو جانے کے بعد، تبادلے میں اسے دوسروں کے گناہ اور خطائیں دے دی جائیں گی اور انجام کار اسے دوزخ کی طرف دھکیل دیا جائے گا۔

(صحیح مسلم باب تحریم الظلم)

اس مفہوم کے حامل الفاظ ترمذی، مسند احمد اور بیہقی میں بھی موجود ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو بڑی گھمبیر صورت احوال ہے۔ لمحہ بھر کے لئے سوچئے۔ آپ کا دنیا کے محفوظ ترین بنک میں اکاؤنٹ ہے۔ آپ کی عمر بھر کی کمائی اور بچت اس بنک میں جمع ہے۔ آپ کسی اہم Transaction کے لئے وہاں گئے ہیں لیکن بنک منیجر اعلان کرتا ہے کہ آپ تو جعلی چیک لکھنے کے عادی ہیں اور بنک فراڈ کے الزام میں گرفتار کروا کر وہاں آپ کو سرعام رسوا اور ذلیل کیا جاتا ہے۔ یہ اس حدیث کی ایک عام فہم دنیاوی تمثیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس قسم کے بد انجام سے بچائے اور صیام رمضان سمیت ہر نیکی کو تقویٰ کے ساتھ بطریق احسن سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

بقیہ از صفحہ 6

سردرد غائب ہوگیا

سورۃ فاتحہ کی تاثیرات اور برکات کے بارے میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:۔

”اصل دم سورۃ فاتحہ کی دعا ہے کیونکہ سورۃ فاتحہ کا ایک نام شفا بھی ہے مجھے اپنا ایک واقعہ یاد ہے۔ اس زمانے میں غیر احمدی بہت آیا کرتے تھے۔ پشاور کی (بیت الذکر) میں سوال و جواب کی مجلس کے لئے کافی رونق ہوا کرتی تھی۔ تو (بیت الذکر) بھری ہوئی تھی اور پہلے نماز ہوتی تھی۔ پھر اس کے بعد سوال و جواب کی مجلس ہوا کرتی تھی۔ تو مجھے متلی اور سردرد شروع ہوئی مجھے اس زمانے میں میگرین ہوا کرتی تھی اور اتنی شدید تھی کہ میں بیان نہیں کر سکتا کتنی تکلیف تھی اور ساتھ متلی تھی تو میں نے دعا کی سورۃ فاتحہ کھڑے ہو کے اس نیت سے کہ میرے پاس تو اب کوئی دوائی نہیں ہے اس لئے خدایا شفا دے دے ورنہ یہ لوگ کیا سمجھیں گے کہ میں احمدیت کی خاطر تقریر کر رہا ہوں اور الٹی آ گئی ہے ان کے سامنے بہت بھیانک چیز ہوگی۔ سجدے سے سر اٹھایا تو یاد ہی نہیں تھا کہ سردرد ہے آرام سے سر اٹھایا اچانک مجھے خیال آیا کہ مجھے تو سخت سردرد ہو رہی تھی۔ گئی کہاں سردرد کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔ کوئی متلی نہیں تھی کوئی سردرد نہیں۔ اب کوئی اس کی ظاہری وجہ ہو ہی نہیں سکتی یہ ضرور سورۃ فاتحہ کی برکت سے ہوا جو دعا کے طور پر پڑھی گئی“۔

(الفضل 8 فروری 2002ء)

مزید فرمایا ”علاج اگر ہو رہا ہو تو ساتھ سورۃ فاتحہ کا دم بھی کر دیا جائے تو اس سے مزید برکت ضرور پڑتی ہے اور اگر علاج میسر نہ ہو تو پھر دم کے بغیر چارہ ہی کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ہمارا تجربہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کا دم کرنا، سورۃ فاتحہ کا اس نیت سے پڑھنا خصوصاً شفا کی غرض سے یہ بہت ہی مفید ہے اور حیرت انگیز کام کرتا ہے۔ دم کے واقعات آنحضور ﷺ کے زمانے میں بھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے کے بھی ہیں۔ لیکن وہ دم پیروں فقیروں والا نہیں ہے کہ جو مرضی کچھ لکھ دیا اور گلے میں تعویذ لٹکا دیا بلکہ اصل دم سورۃ فاتحہ کی دعا ہے کیونکہ سورۃ فاتحہ کا ایک نام شفا بھی ہے۔

(الفضل 8 فروری 2002ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے اور سورۃ فاتحہ کے مضامین کو سمجھنے اور اس کی برکات کو جذب کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

سورۃ فاتحہ کی تاثیرات اور برکات

اے دوستو جو پڑھتے ہو ام الکتاب کو
اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو
(درثمین)

سورۃ فاتحہ وہ کامل دعا ہے جسے اللہ جل شانہ نے کل عالم کی رشد وہدایت کے لئے ہمارے پیارے نبی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل فرمایا اور اسے قرآن مجید کے ابتداء میں رکھ دیا۔ ہر قاری جب تلاوت کلام پاک کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے تو اسی پیاری سورۃ سے اس کی ابتداء ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو مخاطب کرکے فرمایا:

اور یقیناً ہم نے تجھے سات بار بار دہرائے جانے والی (آیات) اور قرآن عظیم عطا کئے ہیں۔

(الحجر آیت 88۔ اردو ترجمہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب)

تعارف

سورۃ فاتحہ کے تعارف میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

یہ سورۃ ابتدائی مکی دور میں نازل ہوئی تھی۔ بعض مستند روایات کے مطابق یہ مدینہ میں دوبارہ نازل ہوئی۔ بسم اللہ سمیت اس کی سات آیات ہیں۔

یہ سورۃ قرآن کریم کے جملہ مضامین کا خلاصہ ہے۔ اسی لئے احادیث میں اس کا ایک نام ام الکتاب بھی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے نام مذکور ہیں۔ مثلاً فاتحۃ الکتاب، الصلوٰۃ، الحمد، ام القرآن، السبع المثانی، الشفاء، الکنز وغیرہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو خاص طور پر اس سورۃ کی تفسیر کا علم دیا۔ چنانچہ حضور نے خاص طور پر اس سورۃ کی تفسیر عربی زبان میں رقم فرمائی۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ ص 3)

حروف مقطعات

نیز اس آیت کریمہ کے نوٹ نمبر ایک میں رقم فرماتے ہیں:۔

سبعاً من المثانی سے مراد سورۃ فاتحہ کی آیات معلوم ہوتی ہیں جن کے معانی قرآن کریم میں بکثرت دہرائے گئے ہیں اور تمام مقطعات بھی سورۃ فاتحہ ہی سے لئے گئے ہیں۔ مقطعات میں ایک حرف بھی ایسا نہیں جو سورۃ فاتحہ سے باہر ہو جبکہ سورۃ فاتحہ میں ان کے علاوہ سات حروف ایسے ہیں جن کو مقطعات میں استعمال نہیں فرمایا گیا۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ ص 433)

سورۃ کا تکرار

کل عالم میں دن رات سورۃ فاتحہ کا ورد کروڑوں دفعہ ہوتا رہتا ہے۔ خلیفہ ثالث نے ہر احمدی کو نماز ونوافل کے علاوہ روزانہ غور وفکر سے سات بار دہرانے کا حکم فرمایا ہے اور جماعت اس حکم کی تعمیل کرکے برکات کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔

دو نور

سرور کائنات، فخر موجودات حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ ایک حدیث شریف میں سورۃ فاتحہ کو بنی نوع انسان کے لئے نور قرار دے کر بیان فرماتے ہیں:۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اس دوران کہ جبرائیل نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنے اوپر سے دروازہ کھلنے کی آواز سنی۔ چنانچہ انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور کہا کہ یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو آج کھولا گیا ہے اور آج تک کبھی نہیں کھولا گیا تھا پھر اس میں سے ایک فرشتہ اترا تو اس (جبرائیل) نے کہا کہ یہ فرشتہ ہے جو زمین پر اترا ہے اور آج تک کبھی نہیں اترا تھا۔ چنانچہ اس فرشتہ نے سلام کیا اور کہا کہ آپؐ کو دو نوروں کی خوشی ہو جو آپؐ کو دیئے گئے اور آپؐ سے قبل کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات آپؐ ان دونوں (نوروں) میں سے ایک حرف بھی پڑھیں گے تو آپؐ کو وہ (نور) دیا جائے گا۔

(صحیح مسلم باب فضل الفاتحۃ وخواتیم)

سورۃ فاتحہ گلاب کا پھول ہے

گلاب کا پھول ساری دنیا میں مشہور ومعروف ہے اس کی کئی اقسام رنگ اور نسلیں ہیں۔ اپنی خوبصورتی، رعنائی، نزاکت، مہک اور خوشبو سے ہردلعزیز ہے۔ طبی دنیا میں اس کی افادیت مسلم ہے اور پھولوں کی دنیا کا شہنشاہ ہے۔

حضرت مسیح موعود سورۃ فاتحہ کو گلاب کے پھول سے تشبیہ دیتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

اب ہم ان مصنوعات الٰہیہ میں سے ایک لطیف مصنوع کو مثلاً گلاب کے پھول کو بطور مثال قرار دے کر اس کے وہ عجائبات ظاہری و باطنی لکھتے ہیں جن کی رو سے وہ ایسی اعلیٰ حالت پر تسلیم کیا گیا ہے کہ اس کی نظیر بنانے سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں اور پھر اس بات کو ثابت کرکے دکھلائیں گے کہ ان سب عجائبات سے سورۃ فاتحہ کے عجائبات اور کمالات ہموزن ہیں۔ بلکہ ان عجائبات کا پلہ بھاری ہے اور اس مثال کے اختیار کرنے کا موجب یہ ہوا کہ ایک مرتبہ اس عاجز نے اپنی نظر کشفی میں سورۃ فاتحہ کو دیکھا کہ ایک ورق پر لکھی ہوئی اس عاجز کے ہاتھ میں ہے اور ایک ایسی خوبصورت اور دلکش شکل میں ہے کہ گویا وہ کاغذ جس پر سورۃ فاتحہ لکھی ہوئی ہے سرخ سرخ اور ملائم گلاب کے پھولوں سے اس قدر لدا ہوا ہے کہ جس کا کچھ انتہا نہیں اور جب یہ عاجز اس سورۃ کی کوئی آیت پڑھتا ہے تو اس میں سے بہت سے گلاب کے پھول ایک خوش آواز کے ساتھ پرواز کرکے اوپر کی طرف اڑتے ہیں اور وہ پھول نہایت لطیف اور بڑے بڑے اور سندر اور تروتازہ اور خوشبودار ہیں جن کے اوپر چڑھنے کے وقت دل ودماغ نہایت معطر ہو جاتا ہے اور ایک ایسا عالم مستی کا پیدا کرتے ہیں کہ جو اپنی بے مثل لذتوں کی کشش سے دنیا ومافیہا سے نہایت درجہ کی نفرت دلاتے ہیں۔ اس مکاشفہ سے معلوم ہوا کہ گلاب کے پھول کو سورۃ فاتحہ کے ساتھ ایک روحانی مناسبت ہے۔

(براہین احمدیہ جلد چہارم۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 395)

الرقیہ۔ دم کرنے والی

سورۃ فاتحہ کا ایک نام رقیہ بھی ہے جس کے پڑھنے سے جسمانی وروحانی امراض سلب ہوتے ہیں۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی بیان فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ صحابہؓ کسی جگہ گئے تو وہاں کے رہنے والوں میں سے ایک کو سانپ نے کاٹ لیا، پرانے دستور کے مطابق وہ دم کرنے اور کچھ پڑھ کر پھونک مارنے والے کو بلایا کرتے تھے انہوں نے صحابہؓ سے دریافت کیا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے؟ ایک صحابی نے کہا میں ہوں۔ وہ اسے ساتھ لے گئے اور انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا اور وہ شخص بالکل اچھا ہوگیا۔ اس خوشی میں گھر والوں نے انہیں کچھ بکریاں تحفہ کے طور پر دیں جو انہوں نے لے لیں، باقی صحابہؓ نے اس پر کچھ اعتراض کیا اور جب مدینہ آئے تو رسول کریم ﷺ سے بھی اس کا ذکر کیا۔ رسول کریم ﷺ نے اس صحابی کے دل کو خوش کرنے کے لئے فرمایا کہ اس تحفہ میں سے میرا حصہ بھی تو لاؤ یعنی یہ تحفہ تو اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے تھا۔ مطلب یہ کہ اس قسم کے جنتر منتر تو اسلام میں نہیں، لیکن ان لوگوں کو ایمان دینے کے بعد اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ کو برکت بخشی اور ایک نشان دکھایا۔ پس جو تحفہ ملا وہ بابرکت شے ہے اس برکت میں سے مجھے بھی حصہ دو۔ تو دیکھو صحابہؓ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کیسی برکت ملی کہ انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر پھونک ماری اور مارگزیدہ اچھا ہوگیا۔ بعض لوگ اس کی نقل میں آجکل بھی سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے کے عادی ہیں مگر ان کے دم میں کوئی اثر نہیں ہوتا، بلکہ اگر کوئی غیر مومن سو دفعہ بھی سورۃ فاتحہ پڑھ کر پھونک مارے تو کوئی اثر نہیں ہوگا۔ سورۃ فاتحہ اس شخص کی زبان سے نکلی ہوئی بابرکت ہو سکتی ہے جس کے اندر خود برکت ہو۔

(سیر روحانی۔ انوار العلوم جلد 16 ص 52)

خلیفہ ہارون الرشید کو شفاء ہوگئی

حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری میں سورۃ فاتحہ کا شفائی معجزہ اس طرح لکھا ہے۔

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید کو ایک سخت بیماری پیش آگئی۔ دو سال سے زیادہ علاج کیا گیا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ ناچار اپنے وزیر کو فضیل بن عیاضؒ کی خدمت میں بھیجا کہ بیماری کے ہاتھ تنگ آگیا ہوں۔ سخت مصیبت اور بے بسی کا عالم ہے۔ بہت سے علاج کئے لیکن صحت حاصل نہیں ہوئی۔ خواجہ فضیلؒ درخواست سن کر اسی وقت اٹھے اور خلیفہ کے گھر تشریف لے گئے اپنا ہاتھ خلیفہ کے ہاتھ پر رکھا اور سورۃ فاتحہ کو اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کر دیا۔ چونکہ صحت کا وقت آگیا تھا اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی۔

(خواجہ معین الدین چشتی صفحہ نمبر 51۔ مرتبہ: حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی۔ مترجم: مولوی سید محمد صاحب ناصر دہلوی)

فرشتہ نے علاج تجویز کیا

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بیمار ہو گئے کئی علاج کئے خاموشی کا علاج بھی کیا کوئی خاص فائدہ نہ ہوا۔ سورۃ فاتحہ کی برکت سے فرشتہ نے مریض کا علاج تجویز کیا اس سے آپ کو کافی فائدہ ہوا۔ آپ اپنی آپ بیتی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

جب میں نے تیس روزے سکوت کے ختم کر لئے تو میں نے اعلان کیا کہ میں فلاں وقت (بیت) اقصیٰ میں اپنے صوم سکوت کو سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے افطار کروں گا۔ چنانچہ میں نے وقت مقررہ پر (بیت) اقصیٰ میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر پر تقریر کی۔ اسی رات مجھے ایک فرشتہ ملا اور اس نے بتایا کہ میرا نام محمود ہے اور میں آپ کو دوائی بتانے آیا ہوں اور وہ یہ کہ آپ کمونی کا استعمال کیا کریں میں نے دوسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے حضور اپنی رؤیا کا ذکر کیا۔ حضور نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اب تک جو علاج ہم نے کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صحیح عمل معالجہ نہ تھا۔ آپ کی اس رویا سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ فرشتہ کا کمونی بتانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کمونی جس مرض کا علاج ہے اس مرض کے متعلق توجہ کی جائے ایسا علاج انشاء اللہ مفید اور قابل تعریف ہوگا (محمود) ہوگا۔

چنانچہ حضرت نے قرابادین قادری منگوا کر کمونی کے نسخے دیکھے اور ان میں سے ایک نسخہ تجویز کیا اس سے بھی میری بیماری کو کافی آرام ہوا۔

(حیات قدسی ص 65 حصہ سوم)

باقی صفحہ 5 پر

قرارداد تعزیت بر وفات

محترم عبدالوہاب آدم صاحب امیر گھانا

صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کا (مورخہ 29 جون 2014ء کو منعقدہ) یہ ہنگامی اجلاس ایک مخلص فدائی خادم سلسلہ محترم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا کی المناک وفات پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ آپ 22 جون 2014ء کو گھانا میں بعمر 76 سال وفات پا گئے۔

مکرم عبدالوہاب آدم صاحب 1938ء میں گھانا میں پیدا ہوئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد صاحب معلم سلسلہ تھے جو آپ کے بچپن میں ہی وفات پا گئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ احمدیہ تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول کماسی میں داخل ہوئے۔ والد مرحوم کی خواہش کے مطابق آپ کی والدہ نے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کر دیا۔ 1952ء میں آپ گھانا سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے جامعہ احمدیہ ربوہ آئے اور 1960ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کر کے واپس لوٹے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود نے آپ کی والدہ کے اخلاص و قربانی پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ''اس خاتون نے اپنے خرچ پر محض دینی تعلیم کے حصول کے لئے گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) سے اپنے بیٹے کو ربوہ بھجوایا۔

اپنے ملک واپس جا کر آپ گیارہ سال تک مختلف جماعتوں میں بطور مربی سلسلہ خدمات کی توفیق پاتے رہے۔ پھر سالٹ پانڈ گھانا میں جامعۃ المبشرین کے پرنسپل مقرر ہوئے۔

1971ء میں تقرری بطور نائب امام بیت الفضل لندن ہوئی۔ 1973ء میں آپ احمدیہ بلیٹن لندن کے ایڈیٹر اور (۔) ہیرلڈ لندن کے نائب ایڈیٹر رہے۔ اس دوران کچھ عرصہ کے لئے آپ ربوہ بھی تشریف لائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 25 مئی 1972ء کو بیرون ربوہ تشریف لے جاتے ہوئے آپ کو امیر مقامی ربوہ مقرر فرمایا۔ حضور انور نے آپ کو پیرامونٹ مشنری کے خطاب سے بھی نوازا تھا۔

1975ء سے وفات تک مسلسل 39 برس آپ نے بطور انچارج مشنری و امیر گھانا کے طور پر مقبول خدمات کی توفیق پائی۔ یوں آپ کی مجموعی جماعتی خدمت کا زمانہ نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط ہے۔

آپ نہایت عبادت گزار، دعا گو، منکسر المزاج، محنتی، صابر و شاکر، مہمان نواز، شفیق اور خوش طبع انسان تھے۔ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے منتظم بھی تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ انگلستان 1996ء میں آپ کی انکساری اور اطاعت گزاری کی تعریف فرمائی۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی گھانا میں ان کی جماعتی مساعی پر خوشنودی کا اظہار فرماتے رہے اور ان کی وفات پر مورخہ 27 جون 2014ء کے خطبہ جمعہ میں آپ کا مفصل ذکر خیر فرمایا۔

عبدالوہاب آدم صاحب خوش قسمت تھے کہ آپ نے چار خلفائے احمدیت کا زمانہ پایا اور ان کی شفقتوں کے مورد رہے اور ہمیشہ خلفاء سلسلہ کے ساتھ انتہائی محبت، اخلاص، کامل اطاعت اور وفا شعاری کا تعلق استوار رکھا۔ گھانا میں جماعت کے سالار ہوتے ہوئے ہمیشہ خلیفہ کے جاں نثار سپاہی رہے۔ آپ خلافت کے اشارہ پر چلنے والے اور خلیفہ وقت کا حکم شرح صدر سے قبول کرنے والے تھے۔ اپنی مادری زبان کے علاوہ آپ انگریزی، اردو اور عربی میں بھی اچھی دسترس رکھتے تھے۔ ملک کی بڑی یونیورسٹی یونیورسٹی آف کیپ کوسٹ گھانا نے آپ کو Ph.D کی اعزازی ڈگری سے نوازا۔ آپ ایک اچھے مقرر بھی تھے، جماعت کے مختلف جلسہ ہائے سالانہ میں تقاریر کی توفیق بھی پائی۔

دینی خدمات کے لحاظ سے عبدالوہاب صاحب سب سے پہلے افریقن مرکزی مشنری اور امیر تھے۔ یورپ میں پہلے افریقن مربی تھے۔ مجلس افتاء کے بھی اعزازی ممبر رہے۔

افریقی ممالک میں خصوصاً آپ ایک بااثر شخصیت تھے۔ جہاں مرکزی نمائندگی میں آپ کو کثرت سے دورہ جات کا موقع ملا۔ اس دوران گھانا سمیت دیگر بعض ممالک کے سربراہان مملکت سے مختلف ملاقاتوں میں قرآن شریف اور جماعتی کتب کے تحائف پیش کرنے کی توفیق ملی۔ گھانا میں مختلف ممالک کے سفارتکاروں، گھانا کے وزرائے مملکت، ممبران پارلیمنٹ، پیرامونٹ چیفس، اعلیٰ عدالتوں کے ججز، گھانا کی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز اور مختلف مذاہب کے راہنماؤں سے آپ کے وسیع سوشل تعلقات اور عمدہ روابط تھے۔

بے لوث اور شاندار خدمات کے عوض گھانا انٹرنیشنل فیڈریشن نے آپ کو ایمبیسڈر آف پیس (Ambassador of Peace) کا خطاب دیا۔ آپ کے دیگر اعزازات میں

ممبر آف سنٹر فار ڈیموکریٹک ڈویلپمنٹ گھانا

ممبر آف نیشنل پیس کونسل

نیشنل پریذیڈنٹ آف کونسل آف ریلیجنز

Co- Founder and National President of Council of Religions

فارمر ممبر آف نیشنل ریکنسلیئیشن کمیشن

وغیرہ بھی شامل ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحوم کی وفات پر اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

'' یہ ہیں نیک نیتی سے کئے گئے وقف کی برکات کہ دین کی خدمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے دنیاوی اعزازات سے بھی نوازا۔ اگر وقف نہ ہوتے تو پتہ نہیں کوئی اور کام کر رہے ہوتے تو پتہ بھی نہ ہوتا تھا کہ کون ہیں وہاب صاحب۔''

ہمارے نزدیک مرحوم کے تمام اعزازات سے بڑھ کر سب سے زیادہ قابل قدر اعزاز یہی تھا کہ آپ خلافت احمدیہ کے شیدائی، وفادار اور کامل مطیع تھے اور خلفائے وقت کی خوشنودی آپ کو حاصل رہی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی وفات پر مزید فرمایا:۔

جماعت احمدیہ گھانا نے ان کے دور امارت میں اللہ کے فضل سے بڑی ترقی کی ہے...... جماعت احمدیہ کے چار سو سے زائد سکول ہیں اس کے علاوہ ٹیچر ٹریننگ کالج، جامعۃ المبشرین، جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل نمایاں ہیں۔ اسی طرح سات بڑے ہسپتال ہیں اور دو بڑے ہومیو پیتھی کلینک ہیں جو خدمت کر رہے ہیں...... گھانا کی دو مشہور شاہراہیں جو ہیں ان پر انہوں نے بڑی کوشش سے حضرت مسیح موعود کی بڑی بڑی تصویریں آویزاں کروائیں ہر آنے جانے والا وہ دیکھتا ہے اور نیچے لکھا ہوا ہے کہ جس مسیح کا انتظار تھا وہ آ گیا...... بہر حال وہاب صاحب کی کوشش ہوتی تھی کہ ہر جگہ احمدیت کا پیغام پہنچے۔

احمدیت کے اس سپوت کی تجہیز و تکفین پورے پروٹوکول اور سرکاری اعزاز کے ساتھ ہوئی۔ اس سلسلہ میں سٹیٹ ہاؤس گھانا میں منعقدہ تقریب میں صدر مملکت کے نمائندہ سپیکر پارلیمنٹ، نائب صدر، وزراء اور مذہبی رہنماؤں نے شرکت کر کے مرحوم کو خراج تحسین پیش کیا اور یوں یہ نفس مطمئنہ راضی برضا اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گیا۔

اس موقع پر ہم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ، مکرم عبدالوہاب صاحب کی بیگم صاحبہ، بچوں دیگر افراد خاندان اور احباب جماعت احمدیہ گھانا سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ایسے وفا شعار اور مخلص خادم اور سلطان نصیر عطا فرماتا رہے۔ آمین

اللہ ہمارے مرحوم بھائی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ آمین

قرارداد تعزیت از مجلس تحریک جدید

انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

قریباً اسی مضمون کی قرارداد مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی طرف سے بھی موصول ہوئی ہے۔ جس میں مرحوم کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے ان کے پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کیا گیا ہے اور مرحوم کی بلندی درجات کی دعا کی گئی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ از صفحہ 2

تعالیٰ خود ہاتھ تھامے ہوئے راستہ دکھائے گا اور ہر کٹھن مقام پر مشکل کشائی فرمائے گا۔ پس ایسا ہی ہوا اور اللہ نے میرے فکر و نظر اور قلب کے اندھیرے گوشوں کو منور فرما دیا اور راہ چلتے چلتے دو چار ہاتھ آگے جہاں کچھ دکھائی نہ دیتا تھا اور تعجب تھا کہ وہاں پہنچتے پہنچتے بات جو چل نکلی ہے کیسے کوئی روشن نتیجہ ظاہر کرے گی کہ

اچانک جیسے کسی طاقتور بجلی کے قمقمے سے وہ مقام دن کی طرح روشن ہو جائے میں نے اندھیروں کو روشنی میں بدلتے ہوئے دیکھا۔

کئی دفعہ ایسا ہوا کہ خود ایک اشکال کی طرف سامعین کو توجہ دلائی اور اسے حل کرنے کی بات شروع کر دی جبکہ اس کا کوئی حل میرے ذہن میں نہ تھا۔ چند لفظوں کے فاصلہ پر ابہام کے سوا کچھ اور نظر نہ آتا تھا اور تعجب تھا کہ اب میں کیا کہوں گا کہ اچانک ذہن اور قلب پر ایک شعلہ نور اترتا ہوا دکھائی دیا اور اٹھائے ہوئے سوال کا واضح اور روشن جواب دکھائی دینے لگا۔ **اللہ تعالیٰ کی غیبی تائید کے ایسے نظارے دیکھ کے سارا وجود سراپا حمد بن گیا۔ فالحمد للہ رب العالمین**

(الفضل سالانہ نمبر 26 دسمبر 1998ء ص 31)

پس قرآن سے ہر رنگ میں استفادہ کی ضرورت ہے۔ تلاوت، ترجمہ، تدبر، تفسیر، درس القرآن۔ ہر وہ پھل ہے جس کا ہر پہلو ہی بابرکت اور روحانی صحت و برکت کا ضامن ہے اللہ تعالیٰ اس رمضان میں ہمیں اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق سعید عطا فرمائے۔

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

❁ مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وارا کین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

13 جولائی 2014ء

12:20 am تلاوت قرآن کریم
1:30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am درس القرآن
3:20 am سٹوری ٹائم
4:00 am تلاوت قرآن کریم
5:00 am عالمی خبریں
5:30 am درس القرآن
6:45 am رمضان المبارک۔سوال ٹائم
7:50 am تلاوت قرآن کریم
8:45 am خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جولائی 2014ء
10:10 am شان خاتم الانبیاء ﷺ
11:05 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
12:05 pm یسرنا القرآن
12:40 pm فیتھ میٹرز
1:50 pm ریئل ٹاک
2:55 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm درس القرآن
5:35 pm تلاوت قرآن کریم
5:55 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جولائی 2014ء
7:00 pm Shotter Shondhane
8:05 pm ایم ٹی اے ورائٹی
9:10 pm رمضان المبارک۔سوال وجواب
10:05 pm کڈز ٹائم
10:30 pm یسرنا القرآن
11:05pm عالمی خبریں
11:25 pm سیمینار۔سیرت النبی ﷺ

14 جولائی 2014ء

12:25 am تلاوت قرآن کریم
1:30 am Roots to Branches
(جماعت احمدیہ: آغاز سے ترقیات تک)
2:00 am درس القرآن
3:15 am خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جولائی 2014ء
4:30 am تلاوت قرآن کریم
5:30 am عالمی خبریں
6:10 am درس القرآن
7:40 am تلاوت قرآن کریم
8:30 am Roots to Branches
(جماعت احمدیہ: آغاز سے ترقیات تک)
8:55 am خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جولائی 2014ء
9:55 am ریئل ٹاک
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
12:20 pm سیرت حضرت مسیح موعود
12:35 pm الترتیل
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:40 pm رمضان المبارک کی اہمیت وافادیت
2:45 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 25- اپریل 2014ء
(انڈونیشین سروس)
4:00 pm درس القرآن 17 جنوری 1998ء
5:15 pm سیرت حضرت مسیح موعود
6:00 pm تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:30 pm الترتیل
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:05 pm رمضان المبارک کی اہمیت وافادیت
9:00 pm راہ ھدیٰ
10:30 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm کڈز ٹائم
11:50 pm سیرت حضرت مسیح موعود

15 جولائی 2014ء

12:10 am تلاوت قرآن کریم
1:15 am رمضان المبارک کی اہمیت وافادیت
2:00 am درس القرآن
3:15 am ملیالم سروس
4:00 am تلاوت قرآن کریم
5:00 am عالمی خبریں
5:30 am درس القرآن
6:40 am سیرت النبی ﷺ
7:50 am تلاوت قرآن کریم
8:40 am خطبہ جمعہ فرمودہ 3- اکتوبر 2008ء
9:25 am رمضان المبارک کی اہمیت وافادیت
10:05 am سیرت النبی ﷺ
11:00 am تلاوت قرآن کریم
12:00 pm درس ملفوظات
12:15 pm یسرنا القرآن
12:35 pm ریئل ٹاک
1:35 pm قرآن کوئز
2:45 pm انڈونیشن سروس
4:00 pm درس القرآن 18 جنوری 1998ء
5:15 pm الف اردو
6:00 pm تلاوت قرآن کریم
6:30 pm یسرنا القرآن
7:00 pm Shotter Shondhane
8:00 pm الصیام
8:30 pm سپینش سروس
8:55 pm ریئل ٹاک
10:00 pm الف اردو
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:15 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 3- اکتوبر 2008ء

فالسہ

فالسہ کا استعمال گرمی کی شدت سے محفوظ رہنے اور پیاس بجھانے کا اہم ذریعہ ہے۔ یہ خشک سرد تاثیر کا حامل ہے۔ اس کا استعمال معدے کی گرمی، سینے کی جلن، مسوڑھوں سے خون آنا، معدے کے السر اور شوگر میں مفید ہوتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ فالسہ معدہ وجگر کو تقویت دیتا ہے اور جسم سے گرمی کا اخراج کرتا ہے۔ خصوصاً لُو لگنے کی صورت میں اس کا استعمال بے حد مفید ہے۔

(روزنامہ دنیا 27 جون 2014ء)

16 جولائی 2014ء

12:15 am تلاوت قرآن کریم
1:15 am نور مصطفویٰ
1:35 am الصیام
2:05 am درس القرآن
3:15 am الف۔اردو
4:00 am تلاوت قرآن کریم
5:00 am عالمی خبریں
5:15 am درس القرآن
6:35 am نور مصطفویٰ
6:55 am الصیام
7:40 am تلاوت قرآن کریم
8:30 am قرآن کوئز
9:55 am ریئل ٹاک
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
12:15 pm الترتیل
12:45 pm ایم ٹی اے ورائٹی
1:45 pm ریئل ٹاک
2:45 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm درس القرآن 19 جنوری 1998ء
5:50 pm تلاوت قرآن کریم
6:30 pm الترتیل
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:00 pm دینی وفقہی مسائل
9:05 pm کڈز ٹائم
9:40 pm فیتھ میٹرز
10:30 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm سیرت رسول ﷺ

ربوہ میں سحر وافطار 9 جولائی

انتہائے سحر	3:31
طلوع آفتاب	5:07
زوال آفتاب	12:13
وقت افطار	7:19

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9 جولائی 2014ء

5:40 am درس القرآن
10:25 am الصیام
4:00 pm درس القرآن
8:00 pm دینی وفقہی مسائل

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

طاہر آٹو ورکشاپ
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینئین اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں
فون: 0334-6360782,0334-6365114

الرحمن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمن فون دفتر: 6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

FR-10

روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

شہزاد گارمنٹس
نئے دیدہ زیب ڈیزائنز کے ساتھ
عید کی نئی ورائٹی کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-9798525 محمد اشرف